مروّجہ تبلیغ میں مستورات کانکلنا

قرآن،سنت اور فقہی جزئیات کی روشنی میں

مولانا محمد یوسف لُدھیانویؒ

استفتاء:

کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیان مسئلہ ذیل کے بارے میں! موجودہ دور میں مستورات دعوت وتبلیغ کے لئے نکالی جاتی ہیں۔ قرآن وحدیث اورفقہ میں اس کی ممانعت تونہیں؟ آپ حضرات سے تفصیل کی استدعا ہے۔بعض علمائے کرام نے اس آیت کی رو سے ”وقرن فی بیوتکن “ ناجائز قرار دیاہے۔فقط والسلام اللہ جل جلالہٗ دنیاوآخرت میں جزائے خیر عطافرمائیں۔آمین

منجانب اہل شوریٰ بلال مسجد تبلیغی مرکز بنوں

جواب سے پہلے تبلیغی جماعت کے اکابرین نے مستورات کے تبلیغی کام کے لئے جواصول وضع کئے ہیں۔یہاں اس کونقل کئے جاتے ہیں۔

”الحمدللہ دین عالی کے فروغ کے لئے امت میں کچھ عرصہ سے محنت ہورہی ہے۔مستورات امت مسلمہ کاایک بڑاحصہ ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں میں بھی کام کیاجائے۔جہاں مردوں میں دینی تعلیم وتبلیغ اہمیت رکھتی ہے وہاں عورتیں بھی دینی تعلیم وتبلیغ کےمحتاج ہیں۔

اور جہاں عورتوں میں یہ کام اہمیت رکھتاہے وہاں نازک بھی بہت ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ کام اصولوں کے مطابق ہو۔

امید ہے کہ اس بارے میں درج ذیل امور کی پابندی کام میں ترقی اورفتنوں سے حفاظت کاسبب ہوگی۔

عورتوں کے لئے مقامی کام سے متعلق ہدایات:

(۱) ہرگھر میں محرم مرد،مستورات اور بچےمل کرروزانہ فضائل اعمال کی تعلیم کریں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ معاشرت جوسادہ بھی ہے بالذات اللہ تعالیٰ کومحبوب ہے۔کھانے ،لباس اوررہن سہن میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھروالی سادگی کی رغبت پیداکرتے ہوئے اسے اختیار کرنے کی کوشش کی جائے۔گھر کاہرفرد ہرروزایمان ویقین کی دعوت دے۔دوسروں کوبھی دعوت دینے پر امادہ کریں۔تلاوت،تسبیحات کااہتمام ہو۔باہم اوردوسروں کے ساتھ سلوک میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں کی پابندی ہو۔کیونکہ اللہ جل شانہ کے اوامرکونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں پر پوراکرنے میں ہی دنیاوآخرت کی کامیابی کادارومدار ہے۔دینی تقاضوں اورنقل وحرکت کے تقاضوں کے بارے میں روزانہ مشورہ وفکراوردعاؤں کااہتمام ہو۔

(۲) جس محلہ میں پہلے سے فضائل کی ہفتہ واری اجتماعی تعلیم ہورہی ہواورصرف محلہ کی ہی مستورات شرکت کرتی ہوں وہ جاری رہ سکتی ہے۔البتہ بڑے شہروں میں سے لاہور،کراچی،راولپنڈی،پشاور،حیدرآباد،فیصل آباداورملتان والے مشورہ سے شہر کے کسی محلہ میں

مطلوبہ شرائط کے مطابق مستورات کی ہفتہ واری تعلیم کی اجازت دے سکتے ہیں۔اس طرح مشورہ والوں کی نگرانی میں ہوگا۔
(۳) گھروں میں عموماً اور محلہ یا شہر کی اجتماعی تعلیم یا خروج تبلیغ کے اوقات میں خصوصاً اعلیٰ قسم کے لباس اور زیورات کے استعمال سے احتراز کیا جائے۔
(۴) کسی بھی صورت میں کوئی بھی عورت نہ کھڑی ہو کر دعوت دے۔نہ تعلیم کرے،نہ تشکیل کرے۔نیز اونچی جگہ بیٹھنے سے بھی احتراز کرے۔
(۵) تعلیم کے فوراً بعد تمام مستورات گھروں کو تشریف لے جائیں۔
(۶) خروج کے دوران مکان میں داخل ہونے کے بعد یا نکلنے سے پہلے مستورات کا اجتماعی دعا کرانا مناسب نہیں۔باہر سے مردوں کی طرف سے بیان کے بعد ہی دعا کرائیں۔
(۷) مستورات کی تعلیم اور مذاکرہ کے بعد انفرادی طور پر یا مجلس کے اختتام پر اذکار کا رخ ڈالا جائے۔
(۸) محلہ کی ہفتہ واری تعلیم یا شہر کی مرکزی تعلیم میں مستورات کا زیادہ مجمع مناسب نہیں۔
(۹) دوران تعلیم اور جائے تعلیم میں صرف پانی کا انتظام ہو۔کھانے کھلانے کا سلسلہ نہ ہو۔

سہ روزہ جماعتیں:

(۱) جماعت میں مردوں کا ذمہ دار پوری جماعت کا امیر ہوگا۔مستورات میں سے نہ کسی کو امیر بنایا جائے اور نہ ہی ایسی صورت اختیار کی جائے جس سے کسی عورت کا ذمہ دار ہونا معلوم ہو۔اس لئے عورتوں کو پیغام بھی باری باری اپنی ہی مختلف محرموں کے ذریعے پہنچایا جائے۔اعمال (تعلیم،عورتوں کا آپس میں استقبال،تشکیل،خدمت وغیرہ) کی تقسیم مردوں کے مشورہ سے پرچے کے ذریعے مستورات تک پہنچائی جائیں۔
(۲) مرد اپنی مستورات کی رائے محرم کے ذریعے مشورے میں رکھ سکتے ہیں۔لیکن ہر روز مستورات کی رائے مردوں کے مشورے میں نہیں رکھ سکتے اور نہ ہی مستورات سے رائے طلب کی جائے۔نیز کبھی کبھار اگر مستورات رائے دینا چاہے تو پرچی پر نام لکھے بغیر تحریر ارسال کرسکتی ہے تاہم کسی قسم کی پہچان نام وغیرہ نہ ہو۔
نکلنے اور تعلیم میں شرکت کے دوران بچے ساتھ نہ لے کر جائیں۔تعلیم کے دوران بچوں کے ساتھ یکسوئی باقی نہیں رہتی۔کافی وقت اُن کی دیکھ بھال میں لگ جاتا ہے۔

تبلیغ میں نکلنے کے دوران ان امور کی پابندی لازمی ہے۔

(۱) قرآن مجید کا صحیح سیکھنا سکھانا ہو۔
(۲) نماز کی دیگر چیزیں یعنی فرائض نماز و واجبات وسنن وغیرہ کے سیکھنے کا اہتمام ہو۔
(۳) موقعہ محل کی مسنون دعائیں انفرادی طور پر سیکھنے کا اہتمام ہو۔

(۴) اپنی مستورات کی ترتیب کے لئے فجر یا عشاء کے بعد وقتاً فوقتاً مردوں کی طرف سے مذاکرہ ہوسکتا ہے۔

(۵) کھانا عورتیں ہی پکائیں، کھانا خود پکانا بہت ضروری ہے اور اسی میں حفاظت بھی ہے کہ گھر (جس میں ٹھہرے ہوئے ہیں) والے اصرار کریں تو ایک وقت کھانا مشورہ سے قبول کیا جاسکتا ہے۔

(۶) مکان کی صفائی، برتنوں کا دھونا اور متعلقہ دیگر امور کا اہتمام مستورات کی جماعت خود کرے۔ جس گھر میں جماعت ٹھہری ہوئی ہے۔ اس کو قطعاً تکلفات میں نہ ڈالیں۔

(۷) محلّہ کی مستورات دوپہر کو گھر چلی جائیں۔ پھر تعلیم میں شرکت کے لئے ظہر کو تشریف لائیں۔

چند ضروری اصول وضوابط:

(۱) مستورات کے ساتھ شرعی محرم ہوں جو بڑی عمر کے ہونا ضروری ہے۔

(۲) شادی شدہ ہوں تو زیادہ مناسب ہے۔

(۳) خاوند کا ساتھ ہونا بہتر ہے ورنہ شرعی محرم (بھائی، والد، بیٹا ہوں)۔

(۴) غیر شادی شدہ مرد پوری جماعت میں سے صرف ایک یا دو سے زیادہ نہ ہو۔ مستورات کے ساتھ جو بھی محرم ساتھ جائے۔ ضروری ہے کہ ان کا کچھ وقت تبلیغ میں پہلے سے لگا ہوا ہو۔ کام کا تجربہ ہو تا کہ مردوں میں بھی کام کرسکیں۔

(۵) گھر والوں کی چیزوں کے استعمال سے، چیزوں کی خرید وفروخت سے اور ہدیہ لینے دینے سے بچا جائے۔

(۶) اگر ضرورت محسوس ہو تو مکان کے کسی حصہ یا بیٹھک میں بشرطیکہ اس کا راستہ علیحدہ ہو یا قریبی مکان میں تین مردوں کو ٹھہرا لیا جائے تا کہ اتفاقی ضرورت کے لئے مردوں کو مطلع کیا جاسکے۔ واضح ہو کہ تین مردوں میں دو جماعت کے احباب ہو ایک اہل خانہ کا یعنی صاحب خانہ ہوں۔

(۷) باہر نکلنے کے دوران مرد، عورت اس طرح رہیں۔ جیسے احرام میں ہوتے ہیں۔

(۸) دور دراز علاقوں سے مستورات کو نصرت کے لئے نہ بلایا جائے۔

(۹) دور دراز علاقوں میں سہ روزہ کی جماعیں تشکیل نہ دی جائے۔

(۱۰) مقامی مستورات مغرب سے قبل ہی گھروں کو واپس چلی جائیں۔

(۱۱) مقام پر غیر شادی شدہ لڑکی اپنی والدہ مع محرم جاسکتی ہے۔ البتہ جماعت میں غیر شادی شدہ لڑکی ایک یا دو سے زیادہ نہ ہو۔

(۱۲) مستورات کا خروج کے دوران گشتوں میں نکلنا قطعاً منع ہے کسی کالج یا مدرسہ یا گھر میں نہیں جاسکتی۔

(۱۳) ایسے پہاڑی علاقوں میں کام کے لئے جہاں سواری نہیں جاسکتی، قریبی شہر کی جماعتیں وہاں بھیجی جائیں۔

(۱۴) شب جمعہ یا مساجد میں مستورات کے بارے میں اعلانات ممنوع ہے۔

الجواب باسمہ تعالیٰ!

قرآن سنت اور فقہی جزئیات کی رو سے تحقیق ملاحظہ فرمائیں:

شریعت مطہرہ نے مسلمان من حیث مسلمان ہونے پر مرد ہو چاہے عورت، احکام ومسائل دینیہ کے فرائض وواجبات معلوم کرنا فرض قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے۔ "العلم فریضة علی کل مسلم. (الحدیث).

اب چونکہ فی زمانہ حصول علم کے مختلف طرق وذرائع ہیں جن میں ایک طریقہ مروّجہ تبلیغ میں نکلنا ہے۔ جس میں اگر چہ سیکھنا اور سکھانا دونوں ہوتے ہیں، لیکن اس میں غالب اکثر سیکھنا ہی ہوتا ہے پھر تبلیغ کے بھی کئی طریقے ہیں مثلاً منبر ومحراب پر کرنا اور کرانا یا برسرِ عام مجلسوں وجلسوں میں کرنا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اس طریقہ تبلیغ کو مستورات کے لئے کوئی بھی تھوڑا بہت سوجھ بوجھ رکھنے والا ہو، قائل نہیں ہے، اور نہ کوئی بالفعل اس طریقہ سے عورتوں سے تبلیغ کراتا ہے۔ البتہ اگر شرعی پردے وحجاب نیز بمعۂ شروط وضوابط کے ہوتے ہوئے، خواتین مروّجہ تبلیغ میں نکالیں جاویں تو اس میں شرعاً کونسی ممانعت کی وجہ ہے اگر کوئی استدلال میں (وقرن فی بیوتکن) آیت کریمہ کو پیش کریں تو پھر ایسی صورت میں تو اکثر وبیشتر معاملات نسواں معطل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً حج کی ادائیگی کے لئے جانا، ڈاکٹر کے پاس برائے علاج جانا اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں کی ملاقات کے لئے جانا وغیرہ۔ آیتِ مذکورہ عام مخصوص منہ البعض ہے، نیز ام المؤمنین وزوجۂ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ سے باضابطہ بسند صحیح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو تعلیم دلانا ثابت ہے۔

نیز اکثر وبیشتر دینی مسائل کے احکام انہی سے بالمشافہ پردے کے پیچھے ثابت ومنقول ہیں جیسا کہ امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب آدب المفرد میں بروایت حضرت عائشہ بنت طلحہؓ ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عائشہؓ جب بقید حیات تھی تو ان کی طرف مختلف شہروں سے لوگ آکر احکام ومسائل معلوم کرتے تھے۔ ان میں سے جو معمر صحابہ تھے وہ تو میرے مکان کی طرف موقعہ بموقعہ پوچھنے آتے۔ اور ان میں سے جو حضرات نوجوان تھے وہ میرے پاس مکتوب بمعہ کچھ ھدیہ وتحفہ دیکر ان کو بھی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش کرتی۔

نوجوان صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جوابات میرے ذریعے سے دے دیتی تھی۔ چنانچہ اس بارے میں علامۃ العصر حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں۔ موصوف کی شخصیت دیگر تصنیفات کے ساتھ ساتھ اعلاء السنن سے متعارف ہو چکی ہے۔

چنانچہ انہوں نے مذکورہ بالا حدیث کی روشنی میں یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے۔ کہ اگر میں اہل زمانہ کے فساد اور فتنوں کی طرف سے مسابقت کا خوف واندیشہ محسوس نہ کیا کرتا۔ تو لامحالہ عورتوں کے تبلیغ کے وجوب کا اس طرح قائل ہوتا جیسا کہ میرا فیصلہ مردوں کے تبلیغ کے وجوب

میں ہے۔اور مردوں کے حق میں وجوب کا فیصلہ کر چکا ہوں۔

نیز اگر عورت کا شوہر عالم نہ ہو اور عورت نے اپنے شوہر سے اجازت طلب کی کہ دینی مسئلہ معلوم کرنے کے لئے گھر سے باہر جارہی ہوں۔لیکن شوہر نے اجازت نہ دی۔تب بھی فقہاء کرام نے اس عورت کو شرعاً مسائل دینیہ معلوم کرنے کے لئے خروج جائز رکھا ہے۔اور ہمارے اکابرین علمائے امت میں مثلاً مفتی ھند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ" اور حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی نوراللہ مرقدہ نے بھی مستورات کی تبلیغ میں خروج واخراج کو جائز فرمایا ہے۔

اور فقیہ ومحدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوریؒ نے مستورات کی تبلیغ جو شرائط شرعی وحدود شرعی کے لحاظ پر مبنی ہو ضروری قرار دیا ہے۔

فقیہ الملت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے (آپ کے مسائل اوران کا حل جلد ۷ص ۶۷۵) میں یوں تحریر فرمایا ہے۔تبلیغ والوں نے مستورات کے تبلیغ میں جانے کے لئے خاص اصول وشرائط رکھے ہیں۔ان اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے عورتوں کا تبلیغی جماعت میں جانا بہت ہی ضروری ہے۔اس سے دین کی فکر اپنے اندر بھی پیدا ہوگی اور امت میں بھی پیدا ہوگی۔اور امت میں دین والے اعمال زندہ ہوں گے۔اور استاذی محترم فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ نے مستورات کی جماعت میں نکلنے کو مستحسن قرار دیا تھا۔چنانچہ انہوں نے بندہ کو بالمشافہ بتایا کہ عورتوں کے لئے تبلیغی جماعت میں نکلنا جس میں شرعی امور کو ملحوظ رکھا گیا ہو صرف جائز نہیں بلکہ مستحسن ہے۔جیسا کہ حج کے مسئلہ میں یہی شرط ملحوظ رکھا گیا ہے۔بہرحال ایک منصف مزاج شخص کے لئے بالا سطور کافی وشافی ہے۔اور معاند کا علاج اللہ تعالیٰ کے یہاں ہیں۔

دلائل ملاحظہ ہو:

"والمؤمنون والمؤ منات بعضهم اولياء بعض يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر(الاية توبه).

وكما في الجا مع البخاري قال عطاء اشهد على ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ومعه بلال فظن انه لم يسمع النساء فوعظهن وامر هن بالصدقة فجعلت المرأة تلقى القرط والخا تم وبلال ياخذ في طرف ثوبه . وايضاً عن ابي سعيد الخدريؓ قال قال النساء للنبي صلى الله عليه وسلم غلبنا عليك الرجال فاجعل لنا يوماً من نفسك فوعدهن يوما لقيهن فيه فوعظهن وامر هن فكان الخ. (صحيح البخاري ج ا ص ٢٧).

وكما في احكام القرآن:

قال الشيخ ظفر احمد عثماني رحمه الله تعالىٰ هل يجب على النساء اظهار العلم وتبليغه ام لا .قال صاحب الروح وقد يستدل بها على عدم وجوب ذلك. (اى التبليغ واظهار العلم) .

على النساء بناء على انهن لايد خلن في الخطاب الرجال . انتهى قلت: والصحيح انهن شقائق الرجال، يجب

علیهن مایجب علیهم الا ماخص بدلیل ولم یوجدهنا، فالظاهروجوب ذلک علیهن فیما بینهن، نعم لوقیل : لایجب علیهن تعلیم الرجال وتبلیغ الاحکام الیهم لکونهن ماموارت بالقرار فی البیوت ،وبا لحجاب والتسترعنهم، لکان لہ وجہ، وقد ثبت ان عائشةؓ وغیرها من ازواج النبی کن یحدثن الرجال من وراء الحجاب ،واخرج البخاری فی الادب عن عائشةؓ بنت طلحةؓ وانا فی حجرها، وکان الناس یاتو نها من کل مصر ، فکان الشیوخ الی ویکتبون الی من الا مصار، فأقول لعائشةؓ یاخالت:هذاکتاب فلان وهدیة:فتقول لی عائشةؓ یابنیة، فاجیبه وائیبه ، فان لم تکن عندک ثواب ، اعطیتک ، فقالت فتعطینی ، انتهی ص ۲۱۲ ولو لا فساد الزمان ، واستعمال الناس للشر ومسا بقتهم الی الفتن .

لقلنا بوجوب التبلیغ واظها رالعلم علی النساء ،کوجوبها علی الرجال سواء والی الله المشتکی من فساد الاحوال.واغترار الناس بالباطل المحال ،والعلم لله العزیز المتعال. (احکام القرآن عربی شیخ ظفر احمد عثمانی ج۱ ص ۹۸).

وکما فی بدائع الصنائع:

واما الذکورة فلیست من شروط جواز التقلید فی الجملة لان المرأة من اهل الشهادات فی الجملة الا انها لا تقضی بالحدود والقصاص لانه لا شهادة لها فی ذلک . واهلیة القضاء تدو رمع اهلیة الشهادة. (بدائع الصنائع ج ۷ ص ۳).

وکما فی الفقه الاسلامی:

وقال الحنفیة یجوز ان تکون المرأة قاضیا فی الاموال ای فی القضاء لمزنی لانه تجوز شهادتها فی المعاملات. (الفقه الاسلامی ج ۶ /۴۸۳)

وکما فی فتح القدیر:

والخروج من البیت امالا تمنع من زیارة الا بوین فی کل جمعة وفی زیارة غیرها من المحارم فی کل سنة ولو کان ابوهازمناً مثلاً وهو محتاج الی خدمتها والزوج یمنعها من تعاهده فعلیها ان تغضبه مسلماً کان الاب اوکافراً.وفی مجموع النوازل.

فان کانت قابلة اوغسالة اوکان لها حق علی الآخر اولآ خر علیها حق تخرج بالاذن وبغیر الاذن والحج علی هذا فان ارادت ان تخرج الی مجلس العلم بغیر رضاء الزوج لیس لها ذلک فان وقعت لها نازلة ان سأل

الزوج من العالم واخبرها بذلك لایسعها الخروج وان امتنع من السوال یسعها ان تخرج من غیر رضاه' .
(فتح القدیر ج ۴ ص ۲۰۷).

وکما فی ردالمحتار:

الصحیح المفتی به من انهاتخرج للوالدین فی كل جمعة باذنه وبدونه وللمحارم فی کل سنة مرة باذنه وبدونه . . .(قوله ولو قابلة اومغسلة) ای التی تغسل الموتی کما فی الخا نیة:ونقل فی البحر عنها تقیید خروجها باذن الزوج بعد ما نقل عن النوازل ان لها الخروج بلا اذنه وكذا فیما لو ارادت حج الفرض لمحرم اوكان ابو هازمنا مثلاً یحتاج الی خد متها ولو كان كافراً اوكانت لها نازلة ولم یسأل لها لزوج عنها من عالم فتخرج بلا اذنه فی ذلك كله . ردالمحتار ج ۳ ص ۶۰۳).
وایضاً قوله وفاسق یعم الزوج والمحرم وقیده فی شرح اللباب بكونه ماجنا لایبالی (قوله لعدم حفظها لمعد) لان المجوسی نجشی علیها منه لاعتقاده حل نكا ح محترمة والفاسق الذی لامرة له كذلك ولو زوجا.
(ردالمحتار ج ۲ ص ۴۶۴).

مذکورہ فقہی عبارات کا خلاصہ پہلے گذر چکا ہے۔ان تمام فقہی عبارات سے معلوم ہوا کہ اگر مروّجہ تبلیغ میں مستورات باپردہ اپنے محرم کے ساتھ نکلتی ہے تو صرف جائز نہیں بلکہ اولیٰ ہے۔

چنانچہ فتاویٰ حقانیہ میں ہے۔

''مروّجہ تبلیغ کا مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور تعلیم وتعلّم ہے۔جس کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت کی شرعی ذمہ داری ہے۔اور دونوں کو تبلیغ دین کا حق حاصل ہے، یہی وجہ ہے کہ بیشمار نیک خواتین قرآن وحدیث کے علوم کی ماہرات گذری ہیں۔اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں خواتین اسلام کا جہاد میں شرکت کی بناء پر تبلیغی جماعات میں خواتین کی شرکت جائز معلوم ہوتی ہے۔تاہم پردہ، محارم اور دیگر حدود شرعیہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے''۔(فتاویٰ حقانیہ ج ۳ ص ۴۳۹)۔

صحیح البخاری میں ہے:

عن انس قال لما كان یوم احد انهزم الناس عن النبی صلی الله علیه وسلم ولقد رأیت عائشة بنت ابی بكر وام سلیم وانهما مشمر تان أرٰی خدم سوقهما تنفزان القرب وقال غیره تنقلان القرب علی متو نهما ثم تفرغانه فی افواه القوم ثم ترجعان فتملا نها ثم تجیان فتفر غانه فی افواه القوم .(الصحیح البخاری ج ۱ ص ۴۰۳ باب غزوة النساء).

اور صحیح مسلم میں ہے۔

وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغز وبام سليم ونسوة من الانصار معه اذا غزا فيسقين الماء ويدا وين الجرحىٰ. (الصحيح المسلم ج ٢ ص ١١٦) باب غزوة النساء).

ومثلہ' فی شرح کتاب السیر الکبیر ج ا ص ۱۸۵ باب قتال النساء مع الرجال اور مسائل بہشتی زیور کی عبارت ملاحظہ فرمائے۔''عورتوں کا امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور دعوت کا کام کرنا'' عورتوں کے کام سے متعلق موٹی موٹی باتیں یہ ہیں۔

(۱) عورتوں پر بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر لازم ہے۔

(۲) دین کی نشر واشاعت میں مالی امداد کرسکتی ہیں۔

(۳) جن کے مرد دعوت کا کام کر رہے ہوں وہ اپنی طرف سے ان کو بے فکر رکھیں۔اور وہ بچوں کی دیکھ بھال بھرپور طریقے سے کریں۔

(۴) پاس پڑوس کی بڑی عمر کی عورتوں کی دینی تعلیم کی فکر کرسکتی ہیں۔

(۵) پاس پڑوس کی بچیوں کو قرآن پاک اور ضروری تعلیم دین دے سکتی ہیں۔

(۶) کبھی کہیں کچھ عورتیں جمع ہوں۔خواہ ایک خاندان کی ہوں یا متفرق ہوں کچھ دین کی بات کرسکتی ہیں۔یا کوئی معتبر کتاب مثلاً فضائل اعمال یا بہشتی زیور یا تحفہ خواتین میں سے کچھ پڑھ سکتی ہیں۔(بہشتی زیور جدید ج ۲ ص ۴۷۵) مکتبۃ الحسن)۔

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی رائے گرامی:

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے کسی نے دریافت کیا ہے۔

''کہ جس طرح مرد مسجد میں تبلیغ کرتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی مبلغ ہیں محلہ کی عورتوں کو دعوت دیتی ہیں ان کی طرف سے مرد، مسجد میں اعلان کرتے ہیں کہ فلاں جگہ عورتوں کا اجتماع ہے۔آپ حضرات اپنی ماں، بہنوں کو وہاں بھیجیں۔عورتوں کا اس قسم کے اجتماع کے لئے غیر محرم کے گھر جانا جائز ہے یا نہیں؟''۔

جواب:

اگر عورتیں پردے کے اہتمام کے ساتھ تبلیغی اجتماع میں جائیں تو جائز ہے۔بلکہ بحالت موجودہ ایسے اجتماعات میں عورتوں کی شرکت مفید ہے

واللہ اعلم

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا ایک مضمون جو کہ خواتین کے تبلیغ سے متعلق ہے ماہنامہ بینات میں شائع ہو چکا ہے وہ مضمون برائے تسلی یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

''مستورات کی تبلیغی جماعت میں مجھے بذات خود اپنی جگہ اپنی اہلیہ اور بیٹی کے ساتھ شرکت کا موقع ملا۔مستورات کے تبلیغی عمل کا میں نے

خود مشاہدہ کیا، جس میں شریعت کے تمام احکام کی مکمل پابندی کی جاتی ہے۔ اور پردے کے تمام احکامات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ مستورات کی تبلیغ کے سلسلہ میں تبلیغی جماعت کے اکابرین نے جو شرائط رکھی ہے وہ مکمل شریعت کے مطابق ہیں اور ان شرائط کی پابندی نہ کرنے والی مستورات کو تبلیغی عمل میں شرکت کی اجازت نہیں ہوتی۔ ان تمام امور کے بعد میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ مستورات کی تبلیغی جماعت میں شرکت کے عدم جواز کا فتویٰ کیوں دیا جاتا ہے؟ میری رائے میں مستورات کا اس طرح تبلیغ کے لئے جانا درست اور جائز ہے۔

مستورات کی جماعتوں کی وجہ سے ہزاروں عورتوں کی اصلاح ہوگئی ہے اور بہت سی عورتیں جو بے حجاب کھلے بندوں بے پردہ نکلتی تھیں اور قرآن کریم جس کو "تبرج الجاھلیۃ" کہا ہے۔ اس کا پورا پورا مظاہر کرتی تھیں۔ الحمد اللہ! ان مستورات کو دیکھ کر ان کے پاس بیٹھ کر اور ان کی دینی باتیں سن کر ان کی اصلاح ہوگئی ہے اور اب وہ مکمل حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں۔ اس لئے اس ناکارہ کے نزدیک تو شرائط مرتبہ کے مطابق نہ صرف مستورات کا تبلیغ میں نکلنا جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ خربوزہ، خربوزے سے رنگ پکڑتا ہے۔

ہمارے ہاں جو بے پردگی کا عام رواج ہوا ہے اور الا ماشاء اللہ کوئی گھرانہ مشکل ہی سے اس طوفان بلاخیز سے محفوظ رہا ہوگا۔ اس کی ابتداء انگریز نے غیر مسلم استانیوں کے ذریعے کی اور بالآخر اس تحریک نے طوفان کی شکل اختیار کرلی۔ اگر بشرائط معروفہ تبلیغی جماعت میں مستورات کی نقل و حرکت کو رواج دیا جائے۔ تو انشاء اللہ اس کے بہت مبارک اثرات ظاہر ہوں گے"۔ "واللہ اولاً و آخراً"

محمد یوسف عفاعنہ

(بحوالہ ماھنامہ بینات کراچی

.....OOOOO......